زلزلہ کوئٹہ بانی سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا نشان ہے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

زلزلہ کوئٹہ بانی سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا نشان ہے

اے خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے لوگو! حق کے قبول کرنے میں دیر کب تک؟

خدا تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تا وہ اس کی صفات کا مظہر ہو، تا وہ ان خوبصورتیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرے جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں پوشیدہ ہیں لیکن ابلیس نے اِس میں روک ڈالی اور ان کو چُھپانا چاہا۔ اس نے نہ چاہا کہ خدا کا حُسن ظاہر ہو بلکہ اس نے حکومت اور اپنی بڑائی کو پسند کیا۔ یہ وہ جنگ ہے جو آج تک چلی آ رہی ہے۔ خدا کے بندے اس لئے آتے رہتے ہیں تا اللہ تعالیٰ کی بڑائی دنیا میں قائم کریں اور شیطان کے دوست یہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ لوگوں کو ان سے غافل کریں اور ان کی طرف سے توجہ ہٹا دیں۔ وہ اپنے دل کی باتوں کو خدا تعالیٰ کے نبیوں کی طرف منسوب کر کے ان کے چہرہ کو داغدار دکھانا چاہتے ہیں اور اپنی سیاہی کو ان کے منہ پر مل کر انہیں سیاہ فام بنانا چاہتے ہیں لیکن کیا آسمان و زمین کا مالک خدا اپنے خادموں کو یوں چھوڑ سکتا ہے؟ کیا وہ اپنی پیدا کی ہوئی روشنی کو بجھنے کی اجازت دے سکتا ہے؟ یا اپنے نور کو تاریکی کے پردے میں چُھپنے پر راضی ہو سکتا ہے؟ نہیں، بخدا نہیں! وہ زور آور حملوں سے اپنے مسکین اور بیکس مأموروں کی مدد کرتا ہے اور ان کے بلند کرنے کے لئے دنیا کی بلندیوں کو پَست کرنے سے بھی نہیں رُکتا۔

آہ! یہ کیسا دردناک نظارہ ہے جو دنیا میں ابتدائے آفرینش سے دکھایا جا رہا ہے۔ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا، تمام کائنات کا مالک، ہر چیز پر قادر خدا اپنی ذلیل مخلوق کو جو اُس کے ایک اشارہ سے فنا کی جا سکتی ہے اپنی طرف بُلاتا ہے، وہ اُسے عزت دینا چاہتا ہے، اپنا قُرب بخشنا چاہتا ہے،

اپنی محبت کا پیالہ پلانا چاہتا ہے' اپنے وصال سے متمتع کرنا چاہتا ہے اپنی جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے' ایک ذلیل کیڑے سے بنے ہوئے انسان کیلئے اپنے فضلوں کی ایک بڑی دعوت کے سامان کرتا ہے اور اپنے پیارے اور مقدس وجودوں کو ان کے بُلانے کیلئے بھیجتا ہے لیکن وہ نادان اور غافل مخلوق شیطان اور اس کی ذریت کی آواز کو سن کر خدا تعالیٰ کی دعوت کو ردّ کر دیتی ہے' وہ نجاست پر رغبت سے منہ مارتی ہے لیکن پاک غذا کو ہزار نفرت کے ساتھ پرے پھینک دیتی ہے' وہ ناک بھوں چڑھا کر منہ پھیر لیتی ہے اور اس یارِ ازلی کی ایک جھلک دیکھنے پر بھی آمادہ نہیں ہوتی۔ اے ظالم انسان! یہ سلسلہ کب تک چلا جائے گا؟ کب تک جنت کے دروازے تیری انتظار میں کُھلے رہیں گے؟ کب تک تو اپنے دشمن شیطان کی مجلس میں بیٹھا اپنے خون کے پیالے پیئے گا اور اپنی روح کو آپ مارے گا؟ کب تیری آنکھیں کُھلیں گی اور تو اپنے محبوب کے ہاتھ سے وہ زندگی بخش جام لیکر پی جائے گا جسے وہ مدتوں سے تیرے لئے اپنے پیارے ہاتھوں میں لئے کھڑا ہے؟

دیکھ! خدا تعالیٰ نے پھر تجھے بلانے کیلئے اپنا مسیح بھیجا ہے جس کی خبر تمام انبیاء دیتے چلے آئے ہیں۔ جس کی نسبت خود اس کے آقا اور سردار' تمام انبیاء و اولیاء کے سرتاج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ کیا ہی مبارک ہے وہ اُمّت جس کی ابتدا میں مَیں اور آخر میں مسیح موعود ہوگا۔[۱] مگر اے انسان! تو نے اس کا کس طرح استقبال کیا؟ کیا محبت کے ہاتھ پھیلا کر یا پتھروں کی بوچھاڑ سے؟ کیا مَرْ حبًا کہہ کر یا گالیاں دے کر؟ اے شریف انسان! میں تجھ سے پوچھتا ہوں اور خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' اسی خدا کا جس کے ہاتھ میں تیری جان ہے کہ کیا تو نے اس قدر گندی گالیاں اور وہ بدزبانیاں جو اس خدا تعالیٰ کے مأمور کے متعلق جائز سمجھی گئی ہیں کبھی کسی اور شخص کے متعلق بھی سُنی ہیں؟ پھر کیا ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ جو اپنے پیاروں کی سخت غیرت رکھتا ہے خاموش رہتا اور اس بدزبانی کا نتیجہ نہ دکھاتا؟

اس نے مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی ابتداء میں کہہ دیا تھا:۔

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا''۔[۲]

یہ وہ پُرشوکت الفاظ ہیں جو آج سے قریباً ساٹھ سال پہلے بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے

کہے اور جو اُسی وقت انہوں نے شائع کر دیئے۔

اب اے سوچنے والے دل اور سچائی سے محبت رکھنے والی روح! غور تو کر کہ کیا یہ الہام لفظ بہ لفظ پورا ہوا یا نہیں؟ کیا یہ سچ نہیں کہ دنیا نے مسیح موعود کے دعویٰ کو رد کیا؟ اور کیا یہ سچ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید میں ہزار ہا قہری نشان دکھائے' اُسی طرح جس طرح اُس نے آدم اور نوح اور ابراہیم اور لوط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی تائید میں نشان دکھائے تھے؟ میں اِس وقت دوسرے نشانات کا ذکر نہیں کرتا صرف اُس قہری نشان کا ذکر کرتا ہوں جو کوئٹہ کے زلزلہ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جس میں ساٹھ ہزار کے قریب آدمی مر گیا ہے اور کوئٹہ کی آبادی کا قریباً ۸۰ فیصدی حصہ تباہ ہو گیا ہے اور عمارتیں تو قریباً سب ہی تباہ ہو گئی ہیں۔ آج تک زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں اور ۲۰، ۲۵ ہزار کے قریب لاشیں اب تک اس علاقہ میں کفن کے بغیر مٹی کے نیچے سڑ رہی ہیں۔ یہ ایسا عبرتناک نظارہ ہے جسے دیکھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کا دل بھر آنا چاہیئے مگر افسوس کہ اس زمانہ کے لوگ اس سے بھی نصیحت نہیں اُٹھاتے۔

پورے اکتیس سال ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی "عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَ مَقَامُهَا اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ"[۳] خدا تعالیٰ عنقریب دنیا پر ایک تباہی لائے گا وہ تباہی ایسی ہوگی کہ اس سے اُن علاقوں کی عمارتیں بھی گر جائیں گی جہاں لوگ عارضی طور پر سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں اور اُن علاقوں کی عمارتیں بھی جہاں لوگ مستقل رہائش کے طور پر رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس آفت کے وقت اُن لوگوں کو جو تیرے گھر میں رہتے ہیں محفوظ رکھے گا۔ (۸۔ جون ۱۹۰۴ء) اس الہام کا پہلا حصہ یکم مئی کو بھی بطور الہام نازل ہوا تھا اور یہ دونوں الہام اُسی وقت بانی سلسلہ احمدیہ نے شائع کر دیئے تھے۔ اس کے قریباً ایک سال کے بعد ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ کا وہ شدید زلزلہ آیا جس میں ۲۵ ہزار کے قریب آدمی مر گئے اور جو زخمی ہوئے اُن کی تو کوئی گنتی ہی نہیں۔ اب اے خدا سے خوف رکھنے والے لوگو! ذرا غور تو کرو کہ یہ نشان کیسا واضح تھا۔ اس الہام میں صاف بتایا گیا تھا کہ:۔

(۱) زلزلہ آئے گا۔ کیونکہ زلزلہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے علاقہ کے علاقہ کی عمارتیں گر جائیں۔

(۲) وہ ایسی جگہ آئے گا جو لوگوں کے لئے سیر گاہ ہوگی اور لوگ وہاں سیر کے لئے جایا کرتے ہونگے۔ اب دیکھ لو کہ ڈلہوزی' دھرم سالہ' پالم پور وغیرہ کا علاقہ ایسا ہے کہ اس کی اکثر

آبادی باہر سے سیر کرنے کیلئے آنے والوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

(۳) یہ کہ وہ قادیان کے قریب جگہ ہوگی اور قادیان اس زلزلہ کے حلقہ میں ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ دیارِ مسیح موعودؑ کو محفوظ رکھے گا۔ یہ بات بھی پوری ہوئی کیونکہ قادیان زلزلہ کے علاقہ کے بالکل قریب تھا اور عجیب بات یہ ہے کہ امرتسر اور لاہور جو قادیان کی نسبت زلزلہ کے علاقہ سے ۵۰ اور ۷۰ میل دور تھے وہاں تو ہزارہا عمارتوں کو نقصان پہنچا، سینکڑوں آدمی فوت ہو گئے، لیکن قادیان اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گھر باوجود بہت قریب ہونے کے بالکل محفوظ رہا۔

لوگوں نے اس پر ہنسی اڑائی اور کہا کہ یہ اتفاق کی بات ہے' کبھی تخمینی بات بھی تو پوری ہو جاتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے کہا کہ اے سنگدلو! صبر کرو اگر تم نے اس نشان سے فائدہ نہیں اٹھایا تو ہم اور نشان دکھائیں گے اور ایسی کثرت سے دکھائیں گے کہ اتفاق کا کوئی سوال ہی نہیں رہے گا اور اس نے پھر خبر دی کہ میں دنیا کے ہر علاقہ میں زلزلہ پر زلزلہ لاؤں گا اور ایسے شدید زلزلے دنیا میں آئیں گے کہ ایک قیامت کا نظارہ لوگوں کی آنکھوں کے آگے آ جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

''اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ''[۴]

اے وہ لوگو! جن کے دل میں خدا کا خوف ہے اور جو موت کو بالکل ہی نہیں بُھلا چکے' ذرا ان الفاظ پر غور کرو اور دیکھو کہ کس طرح جاپان کے زلزلے اور بہار کے زلزلے اور کوئٹہ کے

زلزلے کی ان الفاظ میں خبر دی گئی ہے۔ اور انہی کی نہیں بلکہ بہت سے اور زلزلوں کی جو دنیا کو تباہ کر دینے والے اور انسانی امن کو برباد کر دینے والے ہونگے۔ دلوں کا امن جاتا رہے گا اور قلوب کا اطمینان تباہ ہو جائے گا کیونکہ لوگوں نے اپنے پیدا کرنے والے کی آواز کو نہیں سنا اور شیطان کے پیچھے لگ گئے اور خدا کی محبت کو دلوں سے نکال دیا اور دنیا کی محبت کو اپنے سینوں میں جگہ دی۔ انہوں نے اپنے خیر خواہ کو گالیاں دیں اور اپنے دشمنوں کو اپنا سردار بنا لیا۔ اے کاش! کہ وہ اپنی آنکھیں کھولتے اور دیکھتے کہ ان کے علماء انہیں کدھر لے جارہے ہیں۔ کیا وہ انہیں سچ کی تعلیم دیتے ہیں یا جھوٹ کی؟ وہ انہیں اخلاق سکھاتے ہیں یا بدزبانی؟ اور توبہ کرتے اور خدا کے مأمور کو قبول کرتے اور دلوں میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرتے کہ لاف و گزاف سے خدا نہیں ملتا بلکہ عجز و انکسار سے ملتا ہے تب وہ دیکھتے کہ آسمان کی بادشاہت کے دروازے ان کے لئے کُھل جاتے اور خدا تعالیٰ آسمان سے ان کی مدد کیلئے خود اُترتا۔

اے عزیزو! جو تفصیلی پیشگوئیاں زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "عَفَتِ الدِّیَارُ کَذِکْرِیْ" [۵] یعنی ایک علاقہ اس طرح مٹ جائے گا جس طرح اس میں میری نماز اور قرآن کریم کا چرچا مٹ گیا ہے۔ اس پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والے زلزلوں میں سے کم سے کم ایک زلزلہ اسلامی علاقہ میں آئے گا۔ جس طرح مسلمانوں میں سے نماز اور قرآن کریم پر عمل مٹ گیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس علاقہ کو مٹا دے گا۔ اب اے حق سے محبت رکھنے والی رُوحو! غور تو کرو کہ مسلمانوں میں کتنی تعداد نماز پڑھتی یا قرآن کریم کی طرف توجہ کرتی ہے؟ یقیناً دس پندرہ فیصدی سے زیادہ نہیں۔ اب اس بات کو مدنظر رکھ کر کوئٹہ کے علاقہ کی تباہی کے حالات کو پڑھو تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہاں کے مرنے والوں اور زخمیوں کی تعداد کی نسبت بالکل محفوظ رہنے والوں کے مقابلہ میں اتنی ہی ہے۔ یعنی وہاں بھی جو لوگ بالکل محفوظ رہے ہیں وہ دس پندرہ فیصدی ہی ہیں اور جو لوگ مرے یا زخمی ہوئے ہیں ان کی تعداد ۸۵ فیصدی کے قریب ہے۔ اب سوچو کہ یہ کیسی واضح پیشگوئی تھی کہ جس میں نہ صرف علاقہ بتا دیا گیا تھا بلکہ مرنے والوں اور زخمی ہونے والوں کی تعداد تک کی طرف اشارہ کر دیا گیا تھا۔ بلکہ جب ہم ایک اور الہام کو ملاتے ہیں جو یہ ہے کہ "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" [۶] تو ہمیں زلزلہ کا وقت بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ الہام میں زلزلہ کا

وقت بہار بتایا گیا ہے اور بہار کا وقت شمالی علاقوں کے لئے یکم جنوری سے ۳۱۔مئی تک ہوتا ہے۔یعنی گرم علاقوں میں پہلے شروع ہوتا اور جلد ختم ہو جاتا ہے اور سرد علاقوں میں بعد میں شروع ہوتا اور دیر میں ختم ہوتا ہے۔اور تعیین بہار کے موسم کی خود بانی سلسلہ احمدیہ نے کر دی تھی اور اپنی کتاب ''الوصیت'' بارہفتم کے صفحہ ۱۵ پر لکھا تھا کہ بہار کا موسم جنوری کی ابتداء سے مئی کے آخر تک ہے۔ چنانچہ اسی کے ماتحت بہار میں جو گرم علاقہ ہے زلزلہ ۱۶۔جنوری کو آیا اور کوئٹہ میں جو پہاڑی علاقہ ہے اور جہاں بوجہ سردی شگوفہ دیر میں نکلتا ہے عین ۳۱۔مئی کو، بانی سلسلہ احمدیہ کے کہنے کے مطابق جو بہار کا آخری دن ہے زلزلہ آیا۔

اب اے سوچنے والو سوچو اور غور کرنے والو غور کرو کہ کیا یہ قہری نشان ایسا نہیں کہ تمہارے دلوں میں خدا کا خوف پیدا کرے۔آخر سوچو تو سہی کہ کیا ایک کاذب کیلئے اللہ تعالیٰ ایسے نشان دکھا سکتا ہے؟ خدا تو کاذب کو شرمندہ کرتا ہے اور اس کے جھوٹ کو ظاہر کرتا ہے مگر یہاں یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ نشان پر نشان دکھاتا چلا جاتا ہے اور عذاب پر عذاب لاتا چلا جاتا ہے۔کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ لوگ غور کریں اور خدا تعالیٰ کے مأمور کو قبول کر کے اس کے عذاب سے محفوظ ہوں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں؟

مَیں دیکھتا ہوں کہ احراری لیکچرار اور اخبار لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دے رہے ہیں کہ زلزلوں کی خبر تو قرآن کریم میں موجود ہے پھر یہ مرزا صاحب کی پیشگوئی کیونکر ہوئی؟ مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ قرآن کریم میں تو یہ پیشگوئی تیرہ سَو سال سے موجود تھی پھر تیرہ سَو سال میں کیوں نہ کسی نے اس پیشگوئی کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا؟ بانی سلسلہ احمدیہ کا زلزلوں کی خبر دینا اور دعویٰ کرنا کہ قرآن کریم کی پیشگوئی میرے ہی زمانہ کے متعلق تھی یہ تو اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ ہی قرآنی موعود ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اُدھر بانی سلسلہ علیہ السلام زلزلوں کی خبر دیتے ہیں اور اِدھر قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہونی شروع ہو جاتی ہے۔کیا یہ کُھلا ثبوت نہیں اس امر کا کہ قرآن کریم کا نازل کرنے والا خدا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا ہے؟ چنانچہ جب قرآنی پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تو اس نے اپنے مأمور کو بتا دیا کہ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ شروع ہونے والا ہے۔

دوسرے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم سے صرف نقل کر کے اس پیشگوئی کو شائع کر دیا تھا اور آپ کو الہاماً اس کے وقت سے خبر نہیں دی گئی تھی تو سوال یہ ہے کہ آپؑ تو

بقولِ احرار (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ) ناپاک اور گنہگار تھے پھر کیا سبب ہے کہ اس قرآنی ارشاد کے مخالف کہ سوائے پاک لوگوں کے قرآن کریم کے معارف تک کوئی نہیں پہنچ سکتا آپ کو تو قرآن کریم سے زلزلہ کے صحیح وقت اور مقام اور علاقوں تک کا علم ہو گیا مگر یہ رسول کریم ﷺ کی گدی پر بیٹھنے کا دعویٰ کرنے والے علماء اس سے ناواقف رہے اور ان کو قرآن کریم میں کچھ بھی نظر نہ آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو دعویٰ ہے کہ مجھے جو کچھ ملا ہے قرآن کریم سے ملا ہے۔ پھر قرآن کریم میں ان پیشگوئیوں کے موجود ہونے سے آپؑ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپؑ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ان پیشگوئیوں کی تفصیلات خدا تعالیٰ نے تازہ الہام سے مجھے بتائی ہیں۔ اگر یہ دعویٰ غلط ہے تو رسولؐ کی گدی کے دعویدار بتائیں کہ ان میں سے کس نے ایک سال سے بھی کم عرصہ پہلے کانگڑہ کے زلزلہ کی خبر دی تھی؟ اور کس نے بہار کے زلزلہ اور اس کے وقت، اس کی لہروں کی سمت تک کی خبر دی تھی؟ اور کس نے کوئٹہ کے زلزلہ کے مقام اور اس کے وقت اور اس کی تباہی کی نوعیت کی خبر دی تھی؟ اگر مسیح موعود علیہ السلام کے سِوا کسی نے نہیں تو وقوعہ کے بعد اس قسم کی بہانہ سازیاں کرنا کیا تقویٰ کے خلاف نہیں؟ اور لوگوں کو حق سے محروم رکھنے کی کوشش نہیں؟

پھر کیا یہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ قرآن کریم میں جہاں زلزلہ کی خبر ہے اس کے ساتھ ہی یہ خبر ہے کہ جس وقت اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آئے گا اللہ تعالیٰ اس زلزلہ کی پھر ایک تازہ وحی کے ذریعہ سے دنیا کو خبر دے گا۔ چنانچہ سورۃ زلزال میں اللہ تعالیٰ زلزلہ کی خبر دے کر فرماتا ہے:۔ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا[۷]۔ یہ سب اس لئے ہوگا کہ اے رسول! تیرا رب زمین کے بارہ میں پھر ایک وحی نازل کرے گا۔ اسی طرح قرآن کریم میں صاف طور پر آتا ہے کہ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا[۸] ہم کبھی دنیا پر عذاب نازل نہیں کرتے جب تک پہلے رسول نہ بھیج لیں۔

پس اگر یہ عذاب قرآنی ہے تو اسی قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس قسم کے عالمگیر عذاب بغیر مأمور کی بعثت کے نہیں آیا کرتے۔ پھر کیوں لوگ آنکھیں کھول کر اس مأمور کی تلاش نہیں کرتے اور اس پر ہنسی اُڑانے کی جگہ اس کی اطاعت اختیار نہیں کرتے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ زلزلہ تو بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات کے بعد آیا ہے پھر یہ ان کی صداقت کا نشان کیونکر ہوا؟ اے کاش! یہ لوگ اس طرح اندھے ہو کر نہ چلتے۔ کیا یہ نہیں سوچتے

کہ ایک طرف تو خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں تیرہ سَو سال پہلے ان زلزلوں کی خبر دی گئی تھی اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ مرزا صاحبؑ کی وفات کے ستائیس سال بعد زلزلہ کیوں آیا؟ کیا ایک ہی منہ سے ان دو باتوں کا نکلنا نہیں بتاتا کہ یہ علماء کہلانے والے لوگ کس قدر حق سے دور ہو گئے ہیں۔ کیا کوئی منصف دنیا میں نہیں رہا جو ان سے پوچھے کہ موجودہ زلزلوں کی خبر اگر قرآن کریم میں آئی ہے اور وہ تیرہ سَو سال بعد پوری ہو کر رسول کریم ﷺ کی سچائی کا ثبوت بنی ہے تو کیوں آپؐ کے ایک خادم کی خبر ستائیس سال وفات کے بعد پوری ہو کر اس کی صداقت کا ثبوت نہیں بن سکتی؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھا تھا کہ یہ زلزلے میری زندگی میں آئیں گے لیکن ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا[۹] یعنی اے خدا! اس زلزلہ کے وقت کو پیچھے ڈال دے۔ اور پھر الہام ہوا اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی[۱۰] اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کو ایک خاص وقت تک پیچھے ڈال دیا۔ اسی طرح آپ کو الہام ہوا تھا۔ رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ رَبِّ لَاتُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ[۱۱] اے خدا! وہ سخت زلزلہ مجھے نہ دکھائیو۔ اے خدا! مجھے اپنے آدمیوں میں سے کسی کی موت نہ دکھائیو۔

ان الہامات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ زلزلے جن میں بعض احمدیوں کا نقصان بھی قلیل حد تک مقدر تھا انہیں خدا تعالیٰ نے ملتوی کر دیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد اُن کا ظہور مقدر کر دیا تھا۔ پس ان الہامات کی موجودگی میں یہ اعتراض بالکل بے حقیقت ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ زلزلے آیا ہی کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر زلزلے آیا ہی کرتے ہیں اور ان کی نسبت پیشگوئی کرنا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا تو پھر خدا تعالیٰ نے سورۃ زلزال ساری کی ساری زلزلہ کی خبر کے لئے کیوں اُتاری؟ اگر کہو کہ اس سے مراد قیامت ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ تمہارا وہ دعویٰ کہاں گیا کہ موجودہ زلزلوں کی خبر قرآن کریم میں موجود ہے؟ غرض اگر موجودہ زلزلوں کی خبر قرآن کریم میں موجود ہے تو معلوم ہوا کہ یہ زلزلے ایسے اہم ہیں کہ ان کی خبر دینا پیشگوئی کہلا سکتا ہے اور اگر موجود نہیں تو ان علماء کا یہ کہنا جھوٹ ہوا کہ ان زلزلوں کی خبر مرزا صاحب نے قرآن کریم سے نقل کر کے لوگوں کو سنا دی تھی، انہیں کوئی الہام نہیں ہوا۔

اے حق پسند انسانو! اُوپر کی تحریر سے آپ لوگ سمجھ چکے ہونگے کہ موجودہ زمانہ کے علماء صداقت کو قائم کرنے کی نہیں بلکہ اسے چُھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ایک مأمور بھیجا ہے کہ وہ لوگوں کو پھر اپنی طرف بلائے۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے کہتا ہے، وہ قرآن کی تعلیم کو قائم کرنے اور اسلام کے نام کو روشن کرنے کیلئے آیا ہے پھر تم کیوں اس کی دشمنی کر کے اسلام اور قرآن سے دشمنی کرتے ہو؟ کیا تمہارا دل نہیں چاہتا کہ تمہارے دلوں کی اصلاح ہو اور تم خدا تعالیٰ کے پیارے کہلاؤ؟ کیا یہ مولوی تم کو زیادہ پیارے ہیں یا خدا تعالیٰ جس نے تم کو پیدا کیا؟ یاد رکھو تم پر حُجّت تمام ہو چکی ہے۔ نشان پر نشان خدا تعالیٰ نے دکھائے ہیں تا تم ہدایت پاؤ مگر افسوس! تمہارے علماء نے تم کو ٹھنڈے دل سے صداقت پر غور نہیں کرنے دیا۔ انہوں نے تمہارے منہ خدا تعالیٰ سے پھیر کر شیطان کی طرف کر دیئے ہیں۔ اے کاش! کوئٹہ کا زلزلہ تمہاری آنکھیں کھول دے اور تم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو محفوظ کر لو ورنہ میں پھر وہی الفاظ دُہراتا ہوں جو بانی سلسلہ احمدیہ نے اٹھائیس سال پہلے لکھے تھے:۔

> ’’میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحدِ یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا............ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔‘‘ [۱۲]

اے عزیزو! ابھی وقت ہے کہ تم ایمان لاؤ اور شیطان کے پنجہ سے اپنے آپ کو آزاد کر لو دیکھو! کوئٹہ میں زلزلہ آیا اور دوسرے لوگ سَو میں سے ۸۵ زخمی ہوئے یا فوت ہوئے لیکن احمدی سَو میں سے ۸۵ کے قریب بچے۔ اگر تم ایمان لاؤ گے تو خدا تعالیٰ تم پر بھی رحم کرے گا اور تم اسلام کی شوکت کا موجب بنو گے۔

اے خدا! تو لوگوں کے دلوں کو کھول دے خواہ وہ ہندو ہوں، سکھ ہوں یا عیسائی یا مسلمان کہ

وہ حق کو قبول کریں اور تیرے سچے دین یعنی اسلام کو ظاہر اور باطن میں قبول کر کے تیری برکتوں کو حاصل کریں اور تیرے منور چہرہ کو دیکھیں۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر!

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار

میرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

۱۹۔ جولائی ۱۹۳۵ء

(مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

---

۱ کنز العمال جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۷۔ حدیث نمبر ۳۸۸۵۸۔ مکتبۃ التراث الاسلامی حلب ۱۹۷۵ء
۲ تذکرہ صفحہ ۱۰۴۔ ایڈیشن چہارم
۳ تذکرہ صفحہ ۵۱۶۔ ایڈیشن چہارم
۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۹ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۹
۵ تذکرہ صفحہ ۵۲۶۔ ایڈیشن چہارم
۶ تذکرہ ۵۴۷ ایڈیشن چہارم
۷ سورۃ الزلزال: ۶ ۸ بنی اسراء یل: ۱۶
۹۔۱۰ تذکرہ صفحہ ۶۰۶۔ ایڈیشن چہارم
۱۱ تذکرہ صفحہ ۶۰۰۔ ایڈیشن چہارم